43737 - امام ہكلا ہے، اور بعض مقتديوں كو پتہ ہى نہيں چلتا كہ اس نے قرآت كى ہے

سوال

ہمارا امام حروف كو ايك دوسرے سے بدل ديتا ہے، اور ہم ميں اس سے زيادہ بہتر حافظ اور اچھى قرآت كرنے والے بھى ہيں، اس موصوف كى امامت كا حكم كيا ہے؟
اور امام سے زيادہ حافظ اور فصيح مقتدى كى غير فصيح امام كے پيچھے نماز كا حكم كيا ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر (50536) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے كہ ہكلا پن والے امام (جو حروف كو ايك دوسرے ميں بدل ديتا ہے) كى امامت ميں علماء كرام كا اختلاف ہے.

صحيح يہى ہے كہ اس كى امامت صحيح ہے، ليكن اولى اور بہتر يہى ہے كہ صحيح قرآت والے شخص كو آگے كيا جائے.

شيخ محمد صالح العثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

جب امى شخص جو فاتحہ بھى نہ جانتا ہو اپنے جيسے امى شخص (يہاں امى سے مراد وہ شخص ہے جو سورۃ فاتحہ كى قرآت صحيح نہ كر سكے) كى امامت كروائے تو نقص ميں برابرى كى بنا پر اس كى نماز صحيح ہے، اور اگر امى شخص قارى (يہاں قارى سے مراد وہ شخص ہے جو فاتحہ كو اچھى طرح پڑھ سكے) كى امامت كروائے تو يہ صحيح نہيں، مذہب بھى يہى ہے.

اس كى علت يہ ہے كہ: مقتدى امام سے زيادہ بہتر حالت والا ہے، تو پھر اعلى حالت والا شخص ادنى اور كم حالت والے شخص كى اقتدا كيسے كر سكتا ہے.

دوسرا قول يہ ہے كہ: يہ امام احمد كى ايك روايت ہے:

امى كے ليے قارى كى امامت كروانا صحيح ہے، ليكن اس سے اجتناب كرنا ضرورى ہے؛ كيونكہ اس ميں كچھ نہ

کچھ درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہوتی ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" قوم کی امامت ان میں سے کتاب اللہ کا سب سے زیادہ حافظ شخص کروائے "

اور پھر اختلاف کی رعائت رکھتے ہوئے بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے.

" اور اگر وہ اس کی اصلاح کی قدرت رکھتا ہے تو اس کی نماز صحیح نہیں "

یعنی: اگر امی شخص اس غلطی کی اصلاح کرنے کی قدرت رکھتا ہو جو معنی کو بدل دے اور وہ اصلاح نہ کرے تو اس کی نماز صحیح نہیں، اور اگر وہ قدرت نہیں رکھتا تو امامت کے بغیر اس کی نماز صحیح ہے، لیکن وہ اپنے جیسے شخص کی امامت کروا سکتا ہے.

لیکن صحیح یہ ہے کہ: اس حالت میں اس کی امامت صحیح ہے؛ کیونکہ وہ سورۃ فاتحہ کو صحیح ادا کرنے سے معذور ہے، اور اللہ تعالی سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تم اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو .

اورايك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

اللہ تعالی کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا .

بعض دیہاتوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سورۃ فاتحہ صحیح طور پر نہیں پڑھ سکتے، ہو سکتا ہے کہ آپ اسے اہدنا یعنی الف پر زبر پڑھتا ہوئے سنیں، کیونکہ وہ اسی طرح پڑھے گا جس کا عادی ہے، اس کے علاوہ پڑھ ہی نہیں سکتا، غلطی کی اصلاح سے عاجز شخص کی نماز صحیح ہے، لیکن جو شخص غلطی کی اصلاح کرنے کی قدرت اور طاقت رکھتا ہو اور وہ غلطی معنی کو بدل دیتی ہو تو اس کی نماز صحیح نہیں ہو گی.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 248 - 249).

جو شخص قرآت اچھی نہ کر سکتا ہو اسے آگے نہیں کرنا چاہیے چاہے وہ حافظ قرآن ہی ہو، بلکہ امامت کے لیے اسے آگے کیا جائے جو اچھی قرآت کر سکے اور حروف کو اس کے مخرج سے ادا کرے، اس کے ساتھ ساتھ وہ نماز کے احکام بھی جانتا ہو.

شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: " امامت کے لیے اولی اور بہتر وہ شخص ہے جو زیادہ قاری اور نماز کی سمجھ رکھتا ہو"

کیا زیادہ قاری سے مراد زیادہ اچھا پڑھنے والا جس کی قرآت مکمل ہو اور حروف کو مخرج سے ادا کرنے والا ہو، اور صحیح طریقہ سے ادا کرتا ہو، یا کہ زیادہ قرآت کرنے والا شخص مراد ہے ؟

جواب:

اس سے مراد یہ ہے کہ:

جو زیادہ اچھا پڑھتا ہو، یعنی جو تجوید کے ساتھ قرآت کرے، اس سے مراد وہ تجوید نہیں جو اس وقت غنہ اور مد وغیرہ سے معروف ہے، قرآن میں اچھی آواز اور غنا شرط نہیں، اگرچہ اولی اور بہتر یہ ہے کہ اچھی آواز والا ہو لیکن یہ شرط نہیں.

قولہ: " نماز کی سمجھ رکھتا ہو "

یعنی جو شخص نماز کی فقہ کو سمجھتا ہو، وہ اس طرح کہ اگر نماز میں کوئی غلطی وغیرہ ہو جائے تو اسے شرعی احکام پر تطبیق کر سکتا ہو..

یہ تو امامت کی ابتدا میں ہے، یعنی اگر جماعت کا وقت ہو جائے اور وہ کسی شخص کو امامت کے لیے آگے کرنا چاہیں، لیکن اگر مسجد کا کوئی مستقل امام ہو اور اس میں امامت کی ممانعت کی کوئی چیز نہ پائی جائے تو وہ ہر حالت میں اولی اور مقتدم ہو گا.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 205 - 206) مختصرا

دوم:

اچھی قرآت کرنے والے شخص کو زیبا نہیں کہ وہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھے، اور کسی ایسے شخص کو آگے کردے جو قرآت اچھی نہیں کرسکتا، کیونکہ اس میں درج ذیل فرمان نبوی کی مخالفت ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ان کی امامت وہ شخص کرائے جو کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو .... "

صحیح مسلم حدیث نمبر (673).

قولہ: " يؤم القوم "

طيبى رحمہ اللہ كہتے ہيں: يہ امر كے معنى ميں ہے، يعنى ان كى امامت وہ كرائے .

فتح البارى ميں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

يہ مخفى نہيں كہ زيادہ قارى كو آگے كرنا اس طرح ہے كہ وہ نماز كے حالات كى معرفت ركھتا ہو، ليكن اگر وہ اس سے جاہل ہو تو بالاتفاق آگے نہيں كيا جائيگا. انتہى

واللہ اعلم .